اسلام اور ہندو مذہب کا موازنہ

☆ ڈاکٹر حسین فاروق

ABSTRACT:

Islam and Hinduism: A Comparative Study from the Angle of Human Urges Control

Man's struggle, it seems, revolves most of the time around his natural urges for food and sex. Most of the crimes on the earth are caused by these two forces. That is why every religion attempts to address and regulate these forces within man. Islam seeks to control and regulate these forces through sawm (صوم) while Hinduism does the same through barat (برت) The present paper represents an attempt to make comparative analysis of Islam and Hinduism from that angle so as to highlight religious sanctions, individual and collective ramifications of these two religious practices.

تعارف:

انسانی زندگی ترک وفعل سے عبارت ہے، جس کو علم نفسیات کی رو سے "احترازی اور جستجوئی عمل" کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی ترک وفعل، احترازی اور جستجوئی عمل کی وجہ سے انسان کچھ افعال سرانجام دینے کی کوشش کرتا ہے جبکہ بعض اعمال کرنے سے اجتناب برتنے کی سعی کرتا ہے۔ نظام العبادات میں روزہ ایک ایسی عبادت

☆ ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور۔

ہے، جس میں ترک وفعل، احترازی اور جستجوئی عمل کے دونوں پہلو بیک وقت پائے جاتے ہیں۔

روزہ کی ظاہری کیفیت ترک واحتراز کا نام، جبکہ حقیقت اور روح کے لحاظ سے یہ ایک ایجابی عمل ہے۔ ترک وفعل اور ظاہر وباطن میں فرق وامتیاز کی بنیاد نیت پر ہے، اس لئے کہ روزے کی صورت میں ایک بندہ خالص اپنے رب کی رضا اور حصول تقویٰ کی کوشش کرتا ہے تو یہ ایک ایجابی عمل ہے، جبکہ بظاہر وہ کھانے پینے اور جنسی خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ ایک قدیم عبادت ہے، جس کا تصور اسلام سے پہلے دوسرے مذاہب میں موجود رہا ہے، گو کہ اس کی کیفیت اور مقاصد میں تحریف کی گئی تھی۔

زیر نظر صفحات میں اسلام اور ہندومت میں صوم اور برت کے مذہبی احکام، انفرادی اور اجتماعی اثرات اور سماجی ومعاشرتی پہلوؤں کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

بحث:

صوم کا معنی اور مفہوم:

عربی لغت میں صوم رُکنے اور چپ رہنے کو کہتے ہیں۔(۱) اس کو صبر بھی کہتے ہیں جس کے معنی ضبط نفس، ثابت قدمی اور استقلال کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں ایک معینہ مدت، طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک، اپنے آپ کو کھانے پینے اور مرد وعورت کے جنسی تعلقات سے رُکے رہنے کو صوم کہتے ہیں۔ جب کہ ان ظاہری خواہشات کے ساتھ ساتھ باطنی خواہشوں اور برائیوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا روزے کی روح اور حقیقت ہے (۲)۔

اسلام میں روزے کی فرضیت اور احکام:

ہر عاقل وبالغ مسلمان مرد وعورت پر رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا فرض ہے۔(۳) اسلام سے پہلے عرب عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے خود بھی عاشورہ کا روزہ رکھا تھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا تھا۔ لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔(۴) بیماری اور سفر کی صورت میں روزہ رکھنے کی اگر طاقت نہیں ہے تو بعد میں رکھنے کی سہولت دی گئی ہے۔(۵) بوڑھے مرد وعورت جن کو روزہ رکھنے میں دقت ہو، یا حاملہ اور مرضعہ عورت جس کو بچے کے نقصان کا خوف ہو، اس کو روزہ رکھنے کی بجائے ایک روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا حکم ہے۔(۶)

اس کے علاوہ مختلف گناہوں اور کوتاہیوں کا کفارہ روزہ قرار دیا گیا ہے۔ حج میں اگر کسی بیماری یا عذر کی بناء پر احرام سے پہلے سر منڈوانا پڑے تو روزہ یا خیرات اور قربانی کا حکم دیا گیا ہے۔[7] حج تمتع کی صورت میں قربانی یا دس دن روزے رکھنے کا حکم ہے۔[8] قصداً قسم توڑنے کی صورت میں بھی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر اس کی استطاعت نہیں تو تین دن روزے رکھ کر کفارہ ادا کیا جا سکتا ہے۔[9] اپنی بیوی کو محرمات سے تشبیہ دے کر پھر اس کی رغبت کرے تو بھی غلام آزاد کرنا یا دو مہینے مسلسل روزہ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔[10]

فرض روزوں کے علاوہ نذر مانے گئے روزوں کا رکھنا بھی ضروری ہے۔[11] نفلی روزوں کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں،[12] تاہم ایام بیض، (تیرھویں، چودھویں، پندرھویں)[13] یوم عاشورہ[14] اور محرم کے مہینے میں روزہ رکھنے[15] کی فضیلت بتائی گئی ہے۔ عیدین[16] اور ہمیشہ روزے رکھنے کی ممانعت ہے[17] جب کہ ایک دن روزہ رکھنے اور یک دن افطار کرنے (داؤد علیہ السلام کے روزے) کو پسند کیا گیا ہے۔[18] نفلی روزے کے توڑنے پر اس کی قضا واجب ہوتی ہے۔[19]

روزے کی فضیلت اور اہمیت:

احادیث نبوی ﷺ میں روزے کی بہت فضیلت بتائی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ روزے (دوزخ سے بچانے کیلئے) ڈھال ہیں لہذا جو شخص روزے سے ہو وہ فحش باتیں نہ کرے، نہ جماع کرے، نہ جہالت کی باتیں کرے اگر کوئی آدمی اس سے لڑنا چاہے یا گالی دے تو اس سے کہہ دیں کہ میں روزے سے ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار میری خوشنودی کے لئے کھانا پینا اور جماع کرنا چھوڑ دیتا ہے اس لئے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی خود اس کی جزا دوں گا اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔[20] یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کا دروازہ ریان روزہ داروں کیلئے مخصوص ہے۔[21] رمضان کی آمد پر جنت کے دروازے کھول دیئے جانے کی بشارت دی گئی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں، شیطانوں کے زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔[22]

ہندو مذہب میں برت یعنی روزے کا معنی ومفہوم:

ہندومت میں روزے کو برت یا ورت کہتے ہیں جو" بھلائی کے کاموں کا عہد" کا مفہوم رکھتا ہے (۲۳)۔جبکہ سنسکرت میں روزے کواپ واس (UPAWASA) کہتے ہیں، جو دو الفاظ یعنی" اُپ" اور" واس" کا مجموعہ ہے۔اُپ سنسکرت میں قریب اور نزدیک ہونے کو کہتے ہیں۔ (۲۴) یہ لفظ اپاسنا، اپنیشد، اپنیئن اور اپاستی میں انہی معنوں میں آیا ہے۔دوسرا لفظ "واس" ہے جو رہنے کے معنی میں آیا ہے۔(۲۵) سنسکرت میں واسنا لباس کو کہتے ہیں جو قریب اور نزدیک ہونے کا معنی دیتا ہے۔(۲۶) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندومت میں برت کا مفہوم قریب رہنے یا قربِ الٰہی ہے۔

ہندو مذہب میں روزے کی تاریخیت اور چند نمایاں پہلو:

تاریخی طور پر ہندوؤں کے ہاں روزے کا تصور بہت قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے، تاہم ویدوں میں روزے کا واضح حکم موجود نہیں ہے۔قدیم دستاویز جس میں روزے کے بارے میں صاف طور پر بتایا گیا ہے، رامائن ہے، جس کے مطابق رام بن باس لیتا ہے تو تو پہلی رات کو روزہ رکھتا ہے۔(۲۷) اسی طرح راوَن کے خلاف لشکر کشی سے پہلے بھی رام نے روزہ رکھا تھا۔ (۲۸) منو شاستر میں بتایا گیا ہے کہ جو برہمچاریہ (طالب علم) حلف کے تحت مسلسل مانگ کر گزارا کرتا ہے اور کسی ایک شخص پر انحصار نہیں کرتا ہے، اس کی خوراک برت کے برابر سمجھی جاتی ہے۔(۲۹) اسی طرح اگر برہمچاریہ قواعد کی خلاف ورزی کرے تو کفارے کے طور پر برت رکھے گا، برت سے کفارہ نہ کرنے والا عظیم گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ (۳۰) منو شاستر میں گرہست اشرم یعنی گھریلو گزارنے والا برہمن کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ شودر، چمار، طبیب، سودخور اور اسلحہ کے سوداگروں کی پیش کردہ خوراک نہیں کھائے گا۔تاہم انجانے میں یہ خوراک کھانے سے تین دن کا برت رکھنا ہوگا اور قصداً کھانے کی صورت میں" کرچھر برت" رکھ کر کفارہ ادا کرے گا۔ (۳۱) انجانے میں ناپاک اور حرام کھانا کھانے والے برہمن کو" کرچھر یا چندر رائین برت اور دوسری ممنوعہ اشیاء کھانے پر ایک دن اور رات کا برت رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔برہمن کو سال میں ایک بار مخصوص قسم کے برت رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ بھول پن میں ممنوعہ اشیاء کے کھانے کا کفارہ ادا ہو سکے۔ (۳۲)

گریھیہ سوترا میں نئے چاند کے موقع پر برت رکھنے کی تاکید کی گئی ہے، (۳۳) جبکہ اماس وتی کے مطابق ”برت درج ذیل چھ فائدہ منداثرات رکھتا ہے:

” تم اس سے تمام خواہشات سے آزاد ہو جاتے ہو۔ تمھیں لمبی زندگی کی خواہش نہیں رہتی، تمھیں چھوٹی اور مختصر زندگی کی خواہش نہیں رہتی، تمھیں دوستوں کی صحبت کی بھی خواہش نہیں رہتی، تمہیں جسمانی لطف کی بھی خواہش نہیں رہتی، تمہیں پسندیدگی کی بھی خواہش نہیں رہتی۔“ (۳۴)

ہندو مذہب میں برت یعنی روزے کا مقصد:

ہندومت میں ترک مادیت روحانی نجات کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اس لئے تمام تر مادی خواہشات پر قابو پالینے کی تاکید کی جاتی ہے۔ بھگوت گیتا، جو ہندوؤں کی مقدس ترین کتاب سمجھی جاتی ہے، کا موضوع بھی یوگا ہے جس کا لغوی معنی مربوط کرنا ہے (۳۵) اور اصطلاح میں اپنے آپ کو مادی قیود سے آزاد کرنے ضبط نفس کی جدوجہد کو کہتے ہیں۔ پاتجل یوگ شاستر کے مطابق من کی لہروں کو روکنے کا نام یوگ ہے۔ (۳۶) اس لئے بھگوت گیتا میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ حواس کے مقصد پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں وہ ان مقاصد سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔ وابستگی سے خواہشات پیدا ہوتی ہیں اور خواہشات سے طیش پیدا ہوتا ہے، طیش اور غصے سے ذہن میں پریشانی پیدا ہوتی ہے اور پریشانی سے ذہن کا حافظہ ختم ہو جاتا ہے، ذہن کا حافظہ ختم ہونے سے ذہانت ختم ہو جاتی ہے اور ذہانت کے خاتمہ سے تباہی آتی ہے۔ (۳۷) اس لئے ہندومت میں ان تمام سفلی جذبات اور خواہشات پر قابو رکھنے کے لئے برت یعنی روزہ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے

ہندو مذہب میں روزے کی حیثیت:

ہندوؤں پر دھرم کی رو سے برت یا روزہ فرض نہیں۔ وہ اپنی خوشی سے نفل کے طور پر برت رکھتے ہیں۔ فرض نہ ہونے کے باوجود ہندو برت کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں روحانیت کی معراج مادیت کے ترک کرنے میں ہے اس لئے روحانی ترقی کیلئے برت یا روزے کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ یہ بھی خیال ہے کہ فاقہ کشی سے خون پتلا ہو جاتا ہے جس سے ذہن صاف اور شفاف ہو جاتا ہے اور بہت سے غیر ضروری عناصر جھڑ جاتے ہیں، یہی من کی دنیا کی اصل روح ہے۔ ” میں آنکھوں کے بغیر تو جی سکتا ہوں، مہا

گاندھی کہتا ہے، مگر روزے کے بغیر نہیں اس لئے کہ آنکھیں تو خارجی دنیا ہیں مگر روزہ من کی دنیا ہے"۔ (۳۸)

برت یعنی روزے کی اقسام:

مدت اور نوعیت کے اعتبار سے برت کی مختلف قسمیں ہیں۔ایک قسم کا روزہ جس میں روزے کی تمام شرائط پوری ہوجاتی ہیں یہ ہے کہ برت رکھنے والا ایک دن مقرر کرلیتا ہے اور اپنے دل میں اس ہستی کا نام سوچ لیتا ہے جس کی خوشنودی کیلئے برت رکھا جاتا ہے مثلاً، خدا یا کوئی دیوتا۔ پھر وہ برت سے ایک دن پہلے دوپہر کا کھانا کھاتا ہے اور کھانے کے بعد دانتوں کو صاف کرکے غسل کرتا ہے، دن کے فرائض پورے کرتا ہے اور ہاتھ میں پانی لیکر چاروں طرف پھینکتا ہے اور جس کیلئے برت رکھا جاتا ہے اس کا نام زبان سے لیتا ہے اور دوسرے دن تک اسی طرح رہتا ہے۔سورج نکلنے کے بعد اسے اختیار ہوتا ہے کہ وہ برت اسی وقت کھول دے یا دوپہر میں کھول لے۔

روزے کی ایک اور قسم کو "کرچھرا" کہتے ہیں۔اس کی صورت یہ ہے کہ برت رکھنے والا کسی دن دوپہر کے وقت کھانا کھاتا ہے، دوسرے دن رات کے وقت اور تیسرے دن صرف وہی کچھ کھاتا ہے جو بغیر مانگے مل جائے۔پھر چوتھے دن برت رکھتا ہے۔روزہ کی ایک اور قسم کو "پراک" کہتے ہیں۔جس میں برت رکھنے والا مسلسل تین دن دوپہر کا کھانا کھاتا ہے پھر آئندہ تین دن رات کا کھانا کھاتا ہے اور پھر آئندہ تین دن مسلسل برت رکھتا ہے اور درمیان میں افطار نہیں کرتا۔روزے کی ایک قسم "چندرابن" ہے، یہ روزہ پورے چاند کے دن کا ہوتا ہے۔ اس کے دوسرے دن وہ صرف ایک لقمہ کھاتا ہے تیسرے دن دو لقمے، چوتھے دن اس کا تین گنا، یہاں تک چاند نکل آئے۔اس دن وہ برت رکھتا ہے پھر دوسرے دن وہ اپنا کھانا ایک ایک لقمہ گھٹاتا رہتا ہے یہاں تک پھر پورا چاند نکل آئے اس دن پھر وہ برت رکھتا ہے۔روزہ کی ایک اور قسم "ماسواس" بھی ہے یہ بغیر افطار کئے مسلسل ایک ماہ کا برت ہوتا ہے۔ (۳۹)

ہندو دھرم میں چونکہ روزہ ایک انفرادی اور نفلی عمل ہے اس لئے روزے کے اوقات بھی مقرر نہیں، تاہم بعض اوقات منحوس اور بعض اوقات متبرک خیال کئے جاتے ہیں اسی نسبت سے انہی اوقات میں روزے رکھے جاتے ہیں۔لوند کے مہینے کو منحوس خیال سمجھ کر اس میں برت نہیں رکھا جاتا اس کے علاوہ ہر مہینے کے نصف روشن کا آٹھواں اور گیارواں دن روزے کے دن ہیں۔گیارواں دن خاص طور پر مقدس ہے اس لئے کہ یہ "واسو

دیو"[۴۰] کا دن ہے۔اس دن جب وہ متھرا کا بادشاہ بنا تو اس سے پہلے متھرا کے باشندے ہر مہینے میں ایک دن اندرا کی پوجا کرتے تھے۔اس نے پوجا کا گیارھواں دن مقرر کیا اور حکم دیا کہ آیندہ سے اندر کی پوجا اسی دن کی جائے۔اس لئے ہندو اس دن برت رکھتے ہیں اور اس دن بہت پاک وصاف رہتے ہیں اور رات کو جاگنا ضروری سمجھتے ہیں۔اس کے علاوہ چیر کا چھٹا دن سورج اور ساون کے مہینے کے پورے چاند کا دن سومنات کے نام پر برت رکھا جاتا ہے۔روزے مختلف دنیاوی مقاصد کے لئے بھی رکھے جاتے ہیں جن میں نیک اولاد، دولت ومسرت، شجاعت وبہادری، عقلمندی اور دشمن پر فتح وغیرہ کیلئے برت رکھنا قابل ذکر ہے۔اس کے علاوہ یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو شخص سال بھر کے لئے برت رکھے اور صرف بارہ بار افطار کرے وہ دس ہزار برس تک جنت میں رہے گا اور دوسرے جنم میں کسی اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوگا۔[۴۱]

خلاصہ بحث یہ کہ:

(۱) اسلام میں روزہ ایک فرض عبادت ہے جبکہ ہندومت میں نفلی عبادت ہے۔

(۲) اسلام میں اس کے اوقات اور ایام متعین ہیں جبکہ ہندومت میں برت کے لئے وقت یا مدت کی تخصیص نہیں ہے، کسی بھی دن اور کسی وقت بھی روزہ رکھا جا سکتا ہے، دن کو بھی اور رات کو بھی۔

(۳) اسلام میں روزہ ایک انفرادی عبادت بھی ہے اور اجتماعی بھی، مگر ہندومت میں برت ایک انفرادی عبادت ہے اس میں اجتماعیت نہیں ہے۔

(۴) اسلام میں روزے کے مقاصد انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی، اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر جو انہوں نے انبیاء کرام کے ذریعے انسانوں پر کئے ہیں ،اور بنیادی مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ہندومت میں برت کا مقصد ترک مادیت اور حقیقت مطلقہ کا قرب اور وصال ہے۔

(۵) اسلام میں ہر مسلمان مرد وعورت کو رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنے کا حکم ہے مگر ہندومت میں یہ حکم صرف دو جنم کیلئے ہے۔

(۶) اسلام میں روزہ حقوق اللہ میں کوتاہی اور غفلت کا کفارہ ہے۔ہندو مذہب میں سماجی قوانین اور ورن یعنی نظامِ ذات پات کے اصولوں کی خلاف ورزی کا کفارہ برت ہے۔

(۷) روزہ اور برت اسلام اور ہندومت دونوں میں سفلی خواہشات پر قابو پانے ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

(۸) ممنوعہ اوقات اور ایام کا تصور دونوں میں یکساں طور پر موجود ہے۔

(۹) اسلام میں روزے کے احکام اور اصول وضوابط سے عقیدہ معاد اور ہندو مت میں نظریہ کرم (عمل کا نظریہ)، موکش یعنی نجات اور تناسخ جیسے افکار مترشح ہوتے ہیں۔

(۱۰) "صوم" میں سلبی پہلو اور "برت" میں ایجابی پہلو نمایاں ہے۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) بلیاوی، عبدالحفیظ ابوالفضل ***مصباح اللغات***. لاہور: مقبول اکیڈمی، ۲۰۰۱ء. ، مادہ صوم، ص ۶۸۶۔

(۲) البخاری، محمد بن اسماعیل ***صحیح البخاری***. مترجم: خلیل احمد. پشاور: مکتبہ رحمانیہ، س۔ن، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور، ج ۱ ص ۹۸۱۔

(۳) القرآن، ۲: ۱۸۳؛ صحیح البخاری، ج ۱، کتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان، ۹۷۶۔

(۴) ایضاً ص ۹۷۷

(۵) القرآن، ۲: ۱۸۴

(۶) ایضاً۔ ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث. ***سنن ابی داؤد***. مترجم: خورشید حسن قاسمی. لاہور: مکتبۃ العلم، ۱۹۸۳ء کتاب الصوم، باب من قال ھی مثبتۃ للشیخ والحبلیٰ، ج ۲ ص ۲۳۳۔

(۷) القرآن، ۲: ۱۹۶۔

(۸) ایضاً۔

(۹) ایضاً، ۵: ۸۹۔

(۱۰) ایضاً، ۵۸: ۴۔

(۱۱) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الصوم النحر، ص ۱۰۲۶

(۱۲) ایضاً، باب ھل یخص شیئا من الایام، ص ۱۰۲۳۔

(۱۳) ایضاً، باب صیام ایام بیض، ص ۱۰۲۱۔

(۱۴) ایضاً، باب صیام یوم عاشوراء، ص ۱۰۲۷

(۱۵) سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فی صوم المحرم ،ص۲۷۲

(۱۶) ایضاً، باب فی صوم العیدین،ص۲۶۶

(۱۷) ایضاً، باب فی صوم الدھر تطوعاً،ص۲۶۹

(۱۸) ایضاً، باب فی صوم وفطر یومٍ،ص۲۷۹

(۱۹) ایضاً، باب من رای علیہ القضاء،ص۲۸۲

(۲۰) صحیح البخاری، باب فضل الصوم،ص ۹۷۷

(۲۱) ایضاً، باب الریان للصائمین ،ص ۹۷۸

(۲۲) ایضاً،، باب ھل یقال رمضان اوشھر رمضان،ص۹۸۰۔

(۲۳) منو. *منودھرم شاستر.* مترجم :ارشد رازی.لاہور: نگارشات پبلشر،۲۰۰۲ء، باب دوم،منتر ۲۸۔

(۲۴) انصاراللہ،محمد. *سنسکرت اردو لغت* .لاہور: مقتدرہ قومی زبان،۲۰۰۱ء، ص۶۹۳۔

(۲۵) ایضاً،ص۳۵۷۔

(۲۶) ایضاً۔

(۲۷) والمیکی. *رامائن* . مترجم، یاسر جواد: طبع سوم :فکشن ہاؤس مزنگ روڈ لاہور،۲۰۰۵ء،ص۹۸۔

(۲۸) ایضاً،ص۳۲۷۔

(۲۹) منوشاستر، باب دوم،منتر ۱۸۸۔

(۳۰) ایضاً، منتر۲۲۰،۲۲۱۔

(۳۱) ایضاً، باب۴،منتر۲۰۰ تا۲۱۷۔

(۳۲) ایضاً، باب۵ ،منتر۴ تا۲۱۔

(۳۳) مصنف مجہول. *سانکھیا نہ گریھیہ سوترا*. انگریزی مترجم ہرمن اولڈنبرگ. دہلی ، ۱۹۸۱ء،ا دھیائے ا، کھانڈ۳،منترا۔

(۳۴) رابرٹ، وین ڈی ویئر. ہندومت: *تاریخ، عقائد، فلسفہ*. ترجمہ نگار ملک اشفاق. لاہور: بک ہوم پبلشرز،۲۰۰۷ء،ص۴۷۔

(۳۵) سنسکرت ڈکشنری، ص ۸۱۵۔

(۳۶) روشن لعل، ایم اے. *بھگوت گیتا: تشریح و وضاحت*. لاہور: فکشن ہاؤس، ۱۹۹۶ء، ص ۴۹۔

(۳۷) ہندو مت: تاریخ، عقائد، فلسفہ، ص ۹۷، ۹۸۔

(۳۸) ول، ڈیورانٹ. *تاریخ، تہذیب، تمدن، فلسفہ ہندوستان*. ترجمہ نگار طیب رشید. لاہور: تخلیقات پبلشرز، ۲۰۰۰ء، ص ۲۷۱۔

(۳۹) البیرونی، محمد بن أحمد، أبو ریحان. *کتاب الہند*. مترجم: سید اصغر علی. لاہور: بک ٹاک، ۲۰۰۲ء، ص ۲۸۹-۲۹۰

(۴۰) واسو دیو متھرا کے بھتیجے کی صورت میں برائی کے خاتمے کے قاصد اور مہا بھارت کے دوران ارجن کے دفاعی مشیر تھے۔

(۴۱) البیرونی، کتاب الہند، ص ۲۹۰۔